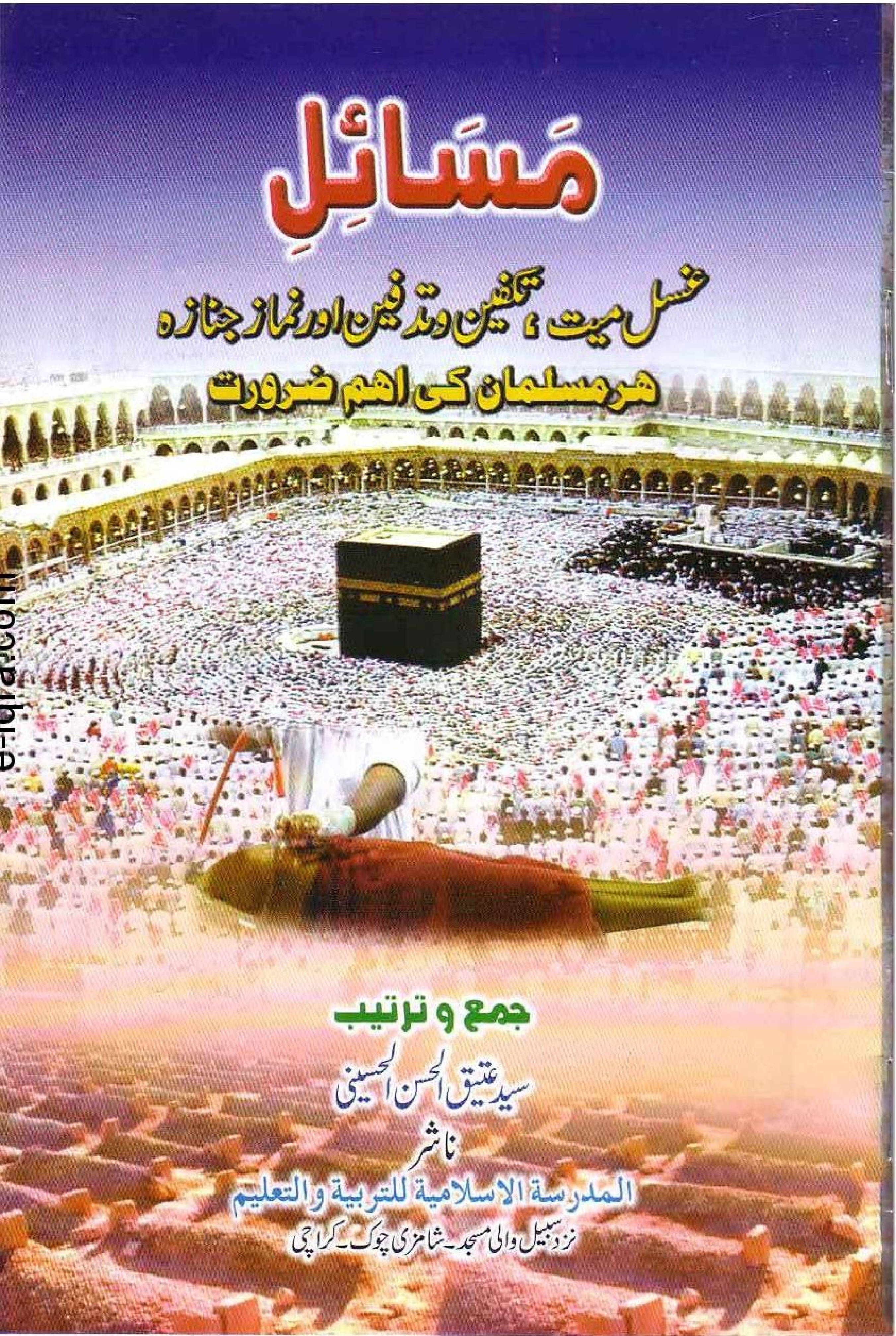

مَسَائِل

غسل میت، تکفین وتدفین اور نماز جنازہ

ہر مسلمان کی اہم ضرورت

جمع و ترتیب

سید عتیق الحسن الحسینی

ناشر

المدرسة الاسلامية للتربية والتعليم

نزد سبیل والی مسجد۔ شامزی چوک۔ کراچی

فہرست

عناوین	صفحہ
عرضِ مرتب	۱
تلقین کا ثبوت	۲
تلقین کا طریقہ	//
تلقین کا ایک عبرت آموز واقعہ	//
غسل کا طریقہ	۳
غسل کے بعد کا عمل	۴
کفن کی قسمیں	۵
تکفین کا طریقہ	۶
جائے نمازِ جنازہ	۷
نمازِ جنازہ کا حکم	//
نمازِ جنازہ کے ارکان (فرائض)	//
نمازِ جنازہ کی شرائط	//
نمازِ جنازہ کے مفسدات	//
نمازِ جنازہ کا طریقہ	۸
جنازہ میں شریک ہونے کا طریقہ	۹
نمازِ جنازہ کی تکبیرات کی قضاء کا طریقہ	//
متعدد جنازے پڑھانے کا طریقہ	//
جن کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی جائیگی	۱۰
جنازہ اُٹھانے کا طریقہ	//
قبر سے متعلق ضروری احکام	//

عناوین	صفحہ
تدفین کا طریقہ	۱۱
تدفین کے بعد کے اعمال	//
تدفین کے دوران اور تدفین کے بعد کی بدعات ورسومات۔	۱۲
قبر کے متعلق بنیادی احکام	۱۳
زیارتِ قبور کے احکام	//
عذابِ قبر کی وجوہات	۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتب

یہ یقینی بات ہے کہ ہر ذی روح کو اس دارالامتحان سے پلٹ کر واپس اپنے ممتحنِ حقیقی کے پاس جانا ہے اور دنیا میں دیئے ہوئے امتحان کا نتیجہ پانا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ اِلَیْنَـا اِیَابَھُمْ ☆ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَـا حِسَابَھُمْ ☆ بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے اور ہمارے ذمہ ان کا حساب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی آخرالزماں ﷺ کی وساطت سے ہمیں اپنی زندگی کی ابتداء سے انتہاء تک کے تمام شرعی احکام سے روشناس کرادیا ہے اور یہ تمام احکام حضورِ اکرم ﷺ سے صحابہ کرامؓ میں منتقل ہوئے اور صحابہؓ سے تابعینؒ اور تابعینؒ سے اتباعِ تابعین میں اور پھر امت کے علماء نے ان مسائل کو صحیح سند کے ساتھ اپنے اندر منتقل کیا، اب ظاہر ہے کہ یہ تمام احکام اللہ کی پسندیدہ زبان عربی میں نازل ہوئے لہٰذا علماء نے ہر ہر مسئلہ کو نہایت آسان انداز میں اور ہر زبان میں امت کے سامنے پیش کردیا۔

یہ کتابچہ بھی عوام ہی کی سہولت کی غرض سے عربی میں فقہ کی مستند کُتب حلبی کبیر، ہدایہ، قدوری وغیرہ اور اردو میں فتاویٰ کی مستند کتاب کفایت المفتی سے جنازہ کے بنیادی مسائل کا انتخاب کرکے مرتب کیا گیا ہے تاکہ ایسے مقامات پر جہاں بالفرض کوئی عالم نہ ہو تو عوام خود ہی میت کو سنت کے مطابق غسل دے سکیں اور سنت ہی کے مطابق تکفین وتدفین کرسکیں، انہیں کسی کی احتیاج نہ ہو۔

ان مسائل پر عمل کا اور انہیں سیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی کی وفات کے وقت کتابچہ کو اپنے سامنے رکھیں تلقین سے لیکر تدفین کے بعد تک کے مسائل پر بالترتیب عمل کرتے یا کراتے جائیں، چونکہ مسائل بالترتیب لکھے گئے ہیں اسلئے انشاء اللہ آپ کو کسی قسم کی دشواری نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو اپنے دربارِ عالی میں قبول فرماکر امت کے ہر فرد کیلئے نافع بنائے۔ امین

وماعلینا الاالبلاغ المبین ، وآخر دعوانا أن الحمدللہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید الأولین والآخرین۔

فقط بندہ عتیق الحسن غفرلہٗ

۲ ررمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بروز بدھ بمقام جامع مسجد نیوٹاؤن۔ کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ تلقین، غسل میت اور تکفین و تدفین کے مسائل ﴾

تلقین کا ثبوت:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ شَهَادَةَ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. (رواہ الجماعۃ الا البخاری)

ترجمہ: تم اپنے قریب المرگ افراد کو موت کے وقت کلمہ شہادت کی تلقین کرو۔

تلقین کا طریقہ:

۱) جب کسی مسلمان کی موت کا وقت ہو تو سنت یہ ہے کہ میت کے چہرے کو قبلہ رخ کر دیا جائے اور تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ دوسرا مسلمان اس کے سامنے کلمہ کی تلاوت کرے، اسے کلمہ پڑھنے کا حکم نہ دے اسلئے کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ انکار کر بیٹھے اور یہ انکار بدگمانی کا باعث بن سکتا ہے۔

۲) سورۂ یٰسین کی تلاوت بھی مستحب ہے۔

تلقین کا ایک عبرت آموز واقعہ:

ایک عرب مبلغ نے دورانِ تقریر یہ واقعہ سنایا کہ: ایک شخص ہسپتال میں داخل تھا کہ اس کے چہرے پر موت کے آثار نمایاں ہوئے، ڈاکٹر نے اسے کلمہ کی تلقین کی تو اس مریض نے جواب میں کہا: أعرف قصدک یا دکتور ولکن لا أستطیعُ. ڈاکٹر صاحب مجھے آپ کا مقصد معلوم ہے لیکن کلمہ کا پڑھنا میرے بس میں نہیں۔

موت کے وقت روح نکلنے کی تکلیف نہایت سخت ہے، فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ نے اس کی مثال یوں بیان فرمائی ہے کہ، روح کا نکلنا ایسا ہے کہ جیسے ململ کے کپڑے کو کانٹوں پر ڈال کر گھسیٹا جائے تو کپڑا کس مشقت سے نکلتا ہے، اور قبضِ روح کے وقت شیطان کی بھرپور کوشش بھی یہی ہوتی ہے کہ اپنے آخری وار کے ذریعہ اس مسلمان کو بغیر کلمہ کے موت کی بھینٹ چڑھادے، دوسری جانب مسلمان کے تمام اعمال کا دارومدار اور دخولِ جنت کا مدار اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اس کلمہ ہی پر رکھا ہے اللہ ہم سب کو موت کے وقت کلمہ نصیب فرمائے۔

غسل کا طریقہ:

۱) سب سے پہلے اس تختہ کو طاق مرتبہ (تین، پانچ یا سات بار) بخور سے دھونی دی جائے جس تختہ پر میت کو غسل دیا جائے گا۔

۲) میت چاہے مرد کی ہو یا عورت کی اس کے غسل کیلئے بیری کے پتوں کو پانی کو اُبالا جائے گا اور اگر بیری نہ ہو تو نیم کے پتوں میں بھی اُبالا جاسکتا ہے اور نیم بھی میسر نہ ہو تو خالص پانی کو بھی اُبال کر نہلا سکتے ہیں، اور یہ تمام صورتیں میت کی ستھرائی کی غرض کیلئے ہیں۔

۳) اب کسی باپردہ جگہ میں تختہ پر میت کو لٹا کر میت کے کپڑے اس طرح اُتاریں کہ میت کا ستر ظاہر نہ ہو۔

وضاحت: مرد کا ستر ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے اور عورت کا عورتوں کے اور محارم کے سامنے چہرہ، ہاتھ اور پیر کے علاوہ تمام جسم ستر ہے۔

۴) غسل دینے والا شخص میت کو پیٹھ کی جانب سے ذرا اُٹھا کر (اگر اٹھانا ممکن ہو ورنہ ویسے ہی) آہستہ سے پیٹ پر ہاتھ پھیرے کہ میت کی نجاست نکل جائے۔

۵) اب تین عدد مٹی کے ڈھیلوں سے یکے بعد دیگرے تین مرتبہ بائیں ہاتھ سے میت کو استنجاء کرائے اور موضعِ نجاست کو پانی سے بھی دھوئے۔

۶) اب میت کو اسی طرح وضوء کرائے جسطرح وضوء کیا جاتا ہے، لیکن کلی نہیں کرائے گا اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالے گا کیونکہ ممکن نہیں، البتہ روئی کو تر کر کے تین مرتبہ دانتوں کو پونچھ دے اور تین مرتبہ روئی کے تر پھایوں کو ناک میں داخل کر کے صاف کر دے۔

۷) اب پہلے سر اور داڑھی کو صابن سے دھوئے پھر بائیں جانب کروٹ دلا کر دائیں جانب سے اسطرح پانی ڈالے کہ پانی نیچے تک پہنچ جائے اور اسی طرح دائیں جانب کروٹ دلا کر اچھی طرح پانی ڈالے کہ وہ پانی اس کے بائیں جانب تک پہنچ جائے۔

مسئلہ: غسل کے بعد اگر نجاست نکل جائے تو نجاست صاف کی جا سکتی ہے لیکن دوبارہ غسل نہیں دیا جائے گا۔

مسئلہ: غسل اور تجہیز و تکفین سے قبل میت کے پاس قرآن مجید کی تلاوت نہیں کی جائے گی۔

غسل کے بعد کا عمل:

۱) غسل کے بعد غاسل میت کے جسم کو صاف کپڑے سے پونچھ دے۔

۲) اب میت کے مواضعِ سجود (یعنی جسم کے وہ اعضاء جو دورانِ نماز سجدہ میں لگتے تھے) پر کافور لگائے۔

۳) اب میت کو کفن پہنایا جائے گا۔ (کفن کی تفصیلات اگلے صفحہ پر ملاحظہ کی جائیں)۔

مسئلہ: میت کے غسل سے قبل یا غسل کے بعد نہ تو ناخن کاٹے جائیں گے اور نہ ہی کسی جگہ کے بال کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ: بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے لیکن شوہر، بیوی کو غسل نہیں دے سکتا ہاں اگر کوئی غسل دینے والی عورت نہ ہو تو شوہر، بیوی کو کپڑے کے ذریعہ تیمّم کرا سکتا ہے۔

کفن کی قسمیں:

کفن کی تین قسمیں: ۱) کفنِ سنت ۲) کفنِ کفایہ ۳) کفنِ ضرورت

۱) کفن سنت: کفنِ سنت میں مرد کے تین کپڑے ہیں، قمیص ، ازار اور لفافہ اورعورت کے پانچ کپڑے ہیں، درع ، خمار ، ازار ، لفافہ اور خرقہ۔

قمیص: یہ کپڑا قمیص کی طرح گلے والا ہوتا ہے آستین کے بغیر، کندھے سے پیروں تک۔

ازار: تہبند کو کہتے ہیں لیکن یہ کپڑا سر سے پیروں تک ہوتا ہے۔

لفافہ: یہ سب سے اوپر باندھا جاتا ہے اور یہ بھی سر سے پیروں تک ہوتا ہے ازار سے کچھ بڑا۔

درع: یہ دراصل قمیص ہی کو کہا جاتا ہے۔

خمار: یہ ڈوپٹہ کو کہا جاتا ہے، جو کہ عورت کے سر سے ڈال کر سینہ کو ڈھانپ دیتا ہے۔

خرقہ: یہ سینہ سے ناف تک کا کپڑا ہوتا ہے (اس کے عرض کو سینہ سے ران تک بھی کیا جاسکتا ہے اور یہ بہتر ہے) اور یہ عورت کے تمام کفنوں کے اوپر باندھا جاتا ہے۔

۲) کفن کفایہ: یعنی وہ کفن جس کے ذریعہ مکمل کفایت ہو جائے چنانچہ مرد کا کفنِ کفایہ دوعدد کپڑے ہیں، ازار اور لفافہ ، اور عورت کے تین کپڑے ہیں، ازار، خمار اور لفافہ۔

۳) کفن ضرورت: یعنی وہ کفن جس کے ذریعہ میت کی ضرورت پوری ہو جائے اور ستر کو ڈھانپا جاسکے، اب وہ میت چاہے مرد کی ہو یا عورت کی۔

مسئلہ: وہ شہید جو میدانِ جہاد میں شہید ہوا ہو اس کو نہ غسل دیا جائے گا اور نہ ہی کفن پہنایا جائے گا بلکہ اس کی اسکے اپنے کپڑوں ہی میں تدفین کی جائے گی اور جو زائد اشیاء اس کے بدن پر ہوں گی انہیں اتار دیا جائے گا اور اگر کپڑوں میں کمی ہوگی انہیں پہنایا جائے گا، البتہ بلندیٔ درجات کی غرض سے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔

تکفین کا طریقہ:

۱) تکفین یعنی کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے چٹائی وغیرہ پر لفافہ کو بچھایا جائے اور اس پر خوشبو لگائی جائے، پھر ازار کو بچھا کر اسی طرح خوشبو لگائی جائے، پھر قمیص کو پھیلا کر خوشبو لگائی جائے۔

۲) اب میت کو قمیص پہنائی جائے، اس کے بعد ازار کو بائیں طرف سے لپیٹا جائے اور پھر دائیں جانب سے لپیٹا جائے، اسی طرح لفافہ کو لپیٹا جائے۔

۳) عورت کی بھی یہ ترتیب ہے البتہ عورت کے بالوں کی دو چوٹیاں سی بنا کر سینہ پر ڈالدی جائیں گی اور خمار یعنی ڈوپٹہ کو سر سے لیکر سینہ تک ڈالدیا جائے گا، اور تمام کفنوں کے اوپر خرقہ کو سینہ سے لیکر ناف یا ران تک لپیٹ دیا جائے گا۔

وضاحت: کفن چاہے مرد کا ہو یا عورت کا اسے سرہانے اور پائنتی جانب سے کھل جانے کے اندیشہ سے گرہ لگادی جائے گی اور یہ گرہیں قبر میں کھولدی جائیں گی۔

مسئلہ: شوہر، بیوی کو دیکھ سکتا ہے ہاتھ نہیں لگا سکتا اور قبر میں بھی نہیں اُتار سکتا۔

مسئلہ: وارثین کے درمیان میت کے مال کی تقسیم چند اُمور انجام دینے کے بعد کی جائے گی:

۱) میت ہی کے مال میں سے تجہیز و تکفین کے اخراجات نکالے جائیں گے، الا یہ کہ کوئی وارث خود ہی اپنے ذمہ لے لے۔

۲) شوہر اپنی بیوی کے اخراجات ادا کرے گا لیکن بیوی شوہر کے اخراجات برداشت نہیں کریگی۔

۳) میت نے اگر تہائی مال میں وصیت کی ہے تو اس وصیت کو پورا کیا جائے گا۔

یہ تمام امور انجام دینے کے بعد پہلی فرصت میں وارثین کے درمیان مال کی شرعی تقسیم کی جائے گی اور حق دار کو اس کا حق دیا جائے گا، بیوی کی وفات کے بعد شوہر اور شوہر کی وفات کے بعد بیوی یہ کہکر مال پر قبضہ نہیں جما سکتی کہ میں زندہ ہوں اسلئے بچے ابھی وراثت کا حصہ نہ لیں۔

جائے نمازِ جنازہ:

۱) نمازِ جنازہ کی جگہ مسجد سے علیحدہ جگہ میں ہونی چاہئے مسجد میں مکروہ ہے الا یہ کہ کوئی عذر جیسے بارش کی کثرت وغیرہ ہو تو مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے اور اس صورت میں معتکف شریک ہوسکتا ہے۔

۲) اگر جنازہ، امام اور بعض حضرات سمیت مسجد سے باہر ہو اور بعض حضرات مسجد کے اندر ہوں تو بلا کراہت جائز ہے نیز اس صورت میں بھی معتکف جنازہ میں شرکت کرسکتا ہے، البتہ باہر نہیں جاسکتا۔

نمازِ جنازہ کا حکم:

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے (فرضِ کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر بعض مسلمان ادا کرلیں تو بقیہ مسلمانوں سے وہ فرض معاف ہوجاتا ہے لیکن اگر کوئی بھی نہ پڑھے تو تمام مسلمان گناہگار ہوں گے)۔

نمازِ جنازہ کے ارکان: (فرائض)

نمازِ جنازہ کے دو رکن ہیں:

۱) قیام، یعنی نماز کھڑے ہوکر پڑھنا۔

۲) چاروں تکبیرات (ہر تکبیر کا حکم ایک رکعت کا ہے)۔

نمازِ جنازہ کی شرائط:

نمازِ جنازہ کی تمام وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی ہیں، مزید درج ذیل ہیں۔

۱) میت کا مسلمان ہونا۔

۲) میت کا پاک ہونا۔

۳) میت کا امام کے سامنے رکھا ہونا۔

۴) میت کا زمین پر رکھا ہونا۔

نمازِ جنازہ کے مفسدات:

نمازِ جنازہ تمام ان چیزوں سے ٹوٹتی ہے جن سے عام نمازیں ٹوٹتی ہیں، جیسے ہوا کا نکل جانا وغیرہ۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

۱) امام، میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو جائے گا، میت چاہے عورت کی ہو یا مرد کی۔

۲) امام کے پیچھے مقتدی صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے (مقتدیوں کا طاق عدد، یعنی تین، پانچ اور سات وغیرہ صفیں بنانا مستحب ہے)۔

۳) امام تکبیر تحریمہ کہے گا اور مقتدی بھی کہیں گے، امام اور مقتدی دونوں کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر باندھ لیں گے، اور ثناء "**سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وتَعَالٰی جَدُّکَ ولآاِلٰهَ غَیْرُکَ**" پڑھیں گے۔

۴) دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھی جائے گی۔

۵) تیسری تکبیر کے بعد دعاء "**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا ومَیِّتِنَا وشَاهِدِنَا وغَائِبِنَا وصَغِیْرِنَا وکَبِیْرِنَا وذَکَرِنَا واُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَأَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ، ومَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ**" پڑھی جائے گی (اس دعاء کے علاوہ دیگر مسنون دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں)۔

اور اگر بچہ کی نمازِ جنازہ ہو تو "**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، واجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا، واجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا ومُشَفَّعًا**" پڑھی جائے گی۔

اور اگر بچی کی نمازِ جنازہ ہو تو "**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا، واجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا واجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً ومُشَفَّعَةً**" پڑھی جائے گی۔

۶) چوتھی تکبیر کے بعد عام نمازوں کی طرح دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے گا۔

مسئلہ: امام اور مقتدی سوائے پہلی تکبیر کے بقیہ تکبیرات میں ہاتھ نہیں اُٹھائیں گے، اور تمام دعائیں آہستہ آواز میں پڑھیں گے، البتہ امام تکبیرات آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ کہیں گے۔

مسئلہ: پہلی تکبیر کے بعد اگر کوئی سورۂ فاتحہ پڑھے تو بغرضِ دعاء پڑھ سکتا ہے بغرضِ قراءۃ نہیں۔

مسئلہ: اگر امام پانچویں تکبیر کہہ دے تو مقتدی اس کی اتباع نہیں کریں گے۔

مسئلہ: میت کا آدھا یا اکثر حصہ سر کے ساتھ موجود ہو تب نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی ورنہ نہیں۔

جنازہ میں شامل ہونے کا طریقہ:

۱) اگر کسی کی پہلی تکبیر نکل جائے تو وہ امام کے دوسری تکبیر کہنے سے پہلے پہلے شامل ہوسکتا ہے۔

۲) اور اگر امام نے دوسر تکبیر کہدی تو اب جنازہ میں شریک ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ امام کی تیسری تکبیر کا انتظار کرے، اور جب امام تیسری تکبیر کہے تب وہ شریک ہو۔

۳) اور اگر امام کے تیسری تکبیر کہنے کے بعد آیا ہے تو اب بغیر کسی انتظار کے جنازہ میں شریک ہو جائے۔

۴) اگر امام نے چوتھی تکبیر کہدی تو اب آنے والے کی نماز فوت ہوگئی، اب قضاء نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ کی تکبیرات کی قضاء کا طریقہ:

آپ پہلے یہ مسئلہ پڑھ چکے ہیں کہ نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر ایک رکعت کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا آپ کی جو تکبیرات رہ گئی ہیں وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جنازہ اُٹھنے سے پہلے پہلے قضاء کریں اور پھر سلام پھیریں۔

مسئلہ: قیام اور تکبیرات چونکہ جنازہ کے رکن ہیں لہٰذا اگر کسی کو کچھ پڑھنا نہ بھی آتا ہو تب بھی جنازہ میں وہ شریک ہوسکتا ہے، اور وہ کھڑا رہ کر صرف تکبیرات ہی پڑھتا رہے، دعائیں سیکھنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ: وارثین میں سے اگر کوئی جنازہ میں شریک نہیں ہوسکا تو وہ دوبارہ اس وقت تک جنازہ پڑھ سکتا ہے جب تک کہ لاش متغیر نہ ہو جائے۔

مسئلہ: جنازہ کے بعد اجتماعی دعاء اور بآوازِ بلند کلمہ شہادت ثابت نہیں، انفرادی دعاء کی جاسکتی ہے اور آہستہ آہستہ کلمہ شہادت پڑھا جاسکتا ہے۔

متعدد جنازے پڑھانے کا طریقہ:

۱) اگر کئی جنازے ہوں تو تمام کی نماز علیحدہ علیحدہ پڑھنا اَولیٰ ہے۔

۲) تمام کی نماز اکٹھے بھی پڑھی جاسکتی ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ امام کی جانب سے سب سے پہلے مردوں کے جنازے رکھے جائیں، پھر بچوں کے، پھر ہجڑوں کے اور پھر عورتوں کے جنازے رکھے جائیں۔

جن کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی:

۱) جو شخص تعصب کی بنیاد پر قتل کیا گیا ہو۔

۲) وہ ڈاکو جو مقابلہ کے دوران مارا گیا ہو۔

۳) وہ شخص جس نے اپنے والدین کو ظلماً قتل کیا ہو۔

۴) وہ شخص جو تمام احادیث رسول ﷺ کا منکر ہو، اسلئے کہ حدیث کا انکار کفر ہے۔

مسئلہ: اور زانی، زانیہ کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی لیکن علماء اور صلحاء اسمیں شریک نہیں ہونگے۔

جنازہ اُٹھانے کا طریقہ:

۱) چار افراد کا جنازہ اُٹھانا سنت ہے (بقیہ شرکاء بھی اُٹھا سکتے ہیں)۔

۲) جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔

۳) جنازہ کو چالیس قدم لیکر چلنا مستحب ہے، اور اسطرح چلا جائے کہ میت کو جھٹکے نہ لگیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو چالیس قدم جنازہ اُٹھا کر چلے گا اسکے چالیس کبیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۴) قبرستان پہنچ کر میت کو رکھنے سے قبل بیٹھنا مکروہ ہے۔

قبر بنانے سے متعلق ضروری احکام:

۱) قبر کو "لحد" (یعنی بغلی) بنانا اصل سنت ہے، لیکن اگر زمین کمزور ہو تو "شق" (یعنی سیدھی) بنانا بھی جائز ہے۔

۲) قبر کی گہرائی انسان کے آدھے قد کے برابر ہونی چاہئے اور انسانی قد کے برابر گہرائی کرنا افضل ہے۔

۳) قبر کو لمبا بنایا جائے گا چوکور بنانا مکروہ ہے۔

۴) قبر کو کچی سلیپ، کچی اینٹوں یا بانس کے ٹکڑوں سے بند کیا جائے گا، پکی اینٹوں یا لکڑی سے بند کرنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر زمین کمزور ہو تو پکی اشیاء استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۵) قبر کے اوپر مٹی اسطرح ڈالی جائے کہ وہ اونٹ کے کوہان کی طرح اُبھر جائے۔

تدفین کاطریقہ:

۱) جوشخص میت کوقبر میں اُتارے تووہ یہ دعاء ''بِسْمِ اللّٰہِ وعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ'' پڑھے۔

۲) میت کواس طرح دیوار کے ساتھ کروٹ دے کرلٹائے کہ اس کا منہ قبلہ رخ ہو جائے۔

۳) اب میت کے کفن کی گرہوں کوکھول دے۔

۴) میت کوقبر میں لٹانے کے بعد نہ دیکھنا بہتر ہے۔

۵) اب قبر کو بند کردیا جائے (بند کرنے کا طریقہ گزشتہ عبارات میں گزر چکا) بند کرنے کے بعد ہرشخص تین تین مٹھیاں مٹی قبر پرڈالے، پہلی دفعہ میں ''مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ''، دوسری مرتبہ میں ''وفِيْهَانُعِيْدُكُمْ''، اورتیسری مرتبہ میں ''ومِنْهَانُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرىٰ'' پڑھے۔

مسئلہ: ایک قبر میں دوکودفن کرنا جائزنہیں الا یہ کہ کثرتِ اموات کی وجہ سے کفن کم پڑ جانے کی صورت میں ''مَوْتٰی'' یعنی، مرنے والوں کوانکے اپنے کپڑوں میں ہی ایک ایک قبر میں کئی کئی کی تدفین کی جاسکتی ہے، نیز ایک ساتھ تدفین کی صورت میں مُردوں کے درمیان مٹی سے فاصلہ کیا جائے گا۔

تدفین کے بعد کے اعمال:

۱) تدفین کے بعدورثاء کاقبر پرکچھ دیررک کرمیت کیلئے قبر میں سوالات کی آسانی کی دعاء کرنا اوراس کیلئے استغفار کرناقولِ رسول ﷺ سے ثابت ہے، نیز حلبی کبیر میں فصل فی الجنائز میں صحیح مسلم کے حوالہ سے حضرت عمروبن العاصؓ کی اپنے ورثاء کواپنی تدفین کے بعدقبر پر (اونٹ کے ذبح ہونے اور پھر اس کے گوشت کے تقسیم ہونے کے وقت کی مقدار) ٹھہرے رہنے کی نصیحت منقول ہے۔

۲) ایک مسلمان ، وفات کے فوراًبعدہی دعاؤں کامحتاج ہوجاتا ہے لہٰذا اس سلسلہ میں سویم کا انتظار کرنا، گیارہویں، چالیسویں اورسالانہ عرس کاانتظار کرنااوران اعمال کومنعقد کرنا خالصتاً بدعت ہے۔

ہرمسلمان حسبِ توفیق میت کیلئے جودعاء، جوتلاوت، جوصدقہ اور جوبھی حلال چیز ایصالِ ثواب کرسکتا ہے وہ کرے، نیز اس کیلئے کسی خاص دن یاخاص وقت کی شریعت میں کوئی قید نہیں ہے۔

۳) تدفین کے بعد میت کے گھر جا کر سوائے ان رشتہ داروں کے جن کا رکنا ضروری ہے اور دور دراز سے آنے والوں کے کسی کو کھانا نہیں کھانا چاہئے، یہ طریقہ آجکل تیزی سے رواج پا رہا ہے، لوگ اس کے منتظر رہتے ہیں، اس سے اجتناب کرنا چاہئے، نیز میت کے گھر صرف دو وقت کے کھانے کا نظم کر دینا چاہئے۔

۴) ایصالِ ثواب کا کھانا غرباء کا حق ہے یہ کھانا مالداروں کو نہیں کھلانا چاہئے۔

۵) پورا قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا کوئی لازمی عمل نہیں اور نہ ہی اس قسم کا کوئی ثبوت ہے، حسبِ استطاعت جو جتنا پڑھ لے کافی ہے۔

۶) اُجرت پہ قرآن خوانی کرانا جائز نہیں ہے نام نہاد اشخاص کی دوکانداری ہے، بلکہ فقہاء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ایسی صورت میں کوئی اجر نہیں ملتا۔

۷) دین میں آسانی ہے کسی جلسہ اور جلوس کے بغیر چلتے پھرتے معمولی صدقہ، ایک آیت کی تلاوت اور چلتے چلتے دعاء وغیرہ کرنا بھی میت کے بلندیٔ درجات کیلئے مفید ہے۔

۸) عمرہ اور نفلی حج (جبکہ خود اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو) کے ذریعہ بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔

تدفین کے دوران اور تدفین کے بعد کی بدعات و رسومات:

۱) میت کے ساتھ عہد نامہ، غلافِ کعبہ کا ٹکڑا یا قُل کی مٹی رکھنا بے اصل ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۲) قبر میں انگلی کا گاڑ کر کچھ پڑھنا عوامی رسم ہے، مفتٰی بہ عمل نہیں۔

۳) قبر پر پھولوں یا کپڑے کی چادروں کا چڑھانا بدعت ہے۔

۴) قبر پہ اگربتیاں اور موم بتیاں جلانا بدعت ہے، نیز یہ بدشگونی بھی ہے۔

وضاحت: یہاں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ قبر پر درخت سے ٹہنی توڑ کر گاڑنا نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی ہر امتی کے لئے یہ عمل نہیں ہے۔

۵) قبر پر اجتماعی دعاء ثابت نہیں ہے اگر خود اجتماعی ہیئت بن جائے تو کچھ حرج نہیں، انفرادی کر سکتے ہیں، نیز قبر پر اذان دینا بھی کسی حدیث سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے بدعت ہے۔

قبر کے متعلق بنیادی احکام:

۱) قبر کے اوپر فخر و زینت کی غرض سے قبہ اور تعمیر وغیرہ کرنا حرام ہے۔

۲) قبر ہو یا قبرستان اس کے اوپر مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔

۳) قبر کو پختہ کرنا یا ٹائلز وغیرہ لگانا، رنگ و روغن کرنا یہ تمام اسراف ہے، ممنوع ہے۔

۴) قبر کے اوپر بسم اللہ، آیات اور درود شریف وغیرہ لکھنا منع ہے، کوئی علامت لگائی جا سکتی ہے۔

مسئلہ: اپنے لئے اپنی زندگی میں قبر کی جگہ کو خاص کرنا جائز ہے۔

زیارت قبور کے احکام:

نبی کریم ﷺ نے قبور کی زیارت کا حکم اس مقصد کیلئے دیا ہے تاکہ انسان، موت اور آخرت کو یاد رکھے۔

۱) جب کوئی مسلمان قبرستان جائے تو قبرستان میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعاء ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ'' پڑھے، دیگر مسنون دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

۲) مرد قبرستان جا سکتے ہیں، عورتوں کا بوجہ انتشارِ فتنہ قبرستان جانا مکروہ ہے۔

۳) جب کسی کی قبر پر جائے تو وہاں پہنچ کر سلام پیش کرے اور اس کے بعد کھڑے یا بیٹھے سورۂ یٰسین پڑھے کیونکہ اس سورت کا پڑھنا مستحب ہے، دیگر سورتیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

۵) قبروں کو روندنا اور قبروں کے اوپر سے گھاس پھوس اور درخت کا اُکھاڑنا مکروہ ہے۔

۶) قبر پر سونا مکروہ ہے۔

۷) شب براءت میں قبر کی زیارت جائز ہے لیکن ہر سال معمول بنانا اور اجتماعی ہیئت کے ساتھ جانا اور وہاں جلسہ منعقد کرنا ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ: قبر کو دوبارہ کھودنا جائز نہیں، الا یہ کہ ''اگر قبر میں مال رہ گیا ہو'' یا ''قبر کسی اور کی زمین میں بلا اجازت بنادی گئی ہو اور بنانے کے بعد بھی مالک منع کر رہا ہو'' تو ان دونوں صورتوں میں قبر کھودی جا سکتی ہے، مال نکالا جا سکتا ہے اور لاش کو مکانِ ماذون میں منتقل بھی کیا جا سکتا ہے۔

عذابِ قبر کی وجوہات:

۱) اللہ کی ذات وصفات میں (نعوذ باللہ) کسی نبی، ولی یا پیر کو شریک کرنا۔

۲) چغلخوری کرنا (ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگانا)۔

۳) پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا۔

۴) نمازوں میں کاہلی اور سستی کرنا۔

۵) ٹی وی کا گھر میں رکھنا۔ (یہ وجہ اگرچہ حدیث میں نہیں البتہ اس کا اللہ نے کئی لوگوں کو مشاہدہ کرادیا ہے اور جن کے مفصل اور سچے واقعات نائب مفتی دار العلوم کراچی حضرت مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی دامت برکاتہم نے اپنے چھوٹے سے رسالہ ''ٹی وی اور عذابِ قبر'' میں نقل کردیئے ہیں، یہ رسالہ نئی نسل کے اخلاق واعمال کی اصلاح وحفاظت کے خاطر آجکل ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے)۔

۶) روزہ، حج اور زکوۃ میں غفلت برتنا۔

۷) کسی سے قرض لے کر کھا جانا۔

۸) کسی کے مال کو غصب کرلینا۔

۹) ایمان والوں کے درمیان بے حیائی کو پھیلانا۔

۱۰) سودخوری کرنا۔

۱۱) رشوت خوری کرنا۔

۱۲) گانوں اور میوزک کے آلات کا استعمال کرنا۔

۱۳) بدعات (یعنی وہ عمل جو قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو اور اسے ثواب کی نیت سے کیا جائے) کا مرتکب ہونا اور ان کا پرچار کرنا۔

۱۴) عورتوں کا بے پردہ ہونا اور بے حیائی کا لباس پہن کر آزادانہ بازاروں اور تقریبات کی زینت بننا، نامحرموں سے آزادانہ گفتگو کرنا، عذابِ قبر کی اس کے علاوہ اور بھی وجوہات ہیں کم از کم انہیں سے بچا جائے۔

ایام سوگ

۱) شوہر کی وفات کے بعد بیوی کیلئے شریعت نے ۴ر مہینے اور ۱۰ر دن سوگ کی مدت مقرر کی ہے، لیکن یہ ایام اسلامی مہینوں کے اعتبار سے مکمل کئے جائیں گے۔

۲) بیوی کے علاوہ دیگر لوگوں کیلئے شریعت نے تین دن تک سوگ منانے کی اجازت دی ہے۔

نوٹ:- ان ایام کے علاوہ مخصوص ایام میں جلسے، جلوس اور تعزیتی جلسے منعقد کرنا آج کل کا رسم و رواج ہے اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔